

# اسرائیل کی عہد اور یہودی قوم سے غداری

## یہودیت: انصاف اور رحم کا عہد

یہودیت دنیا کے قدیم ترین توحیدی مذاہب میں سے ایک ہے، جو مقدس سرزمین کی مٹی میں جڑی ہوئی ہے اور نہ توفیح پر مبنی ہے اور نہ ہی تسلط پر، بلکہ انصاف، رحم اور عاجزی پر قائم ہے۔ جیسا کہ نبی میکاہ نے لکھا:

”خداوند تم سے کیا مانگتا ہے سوائے اس کے کہ تم انصاف کرو، رحم سے محبت کرو اور اپنے خدا کے ساتھ عاجزی سے چلو؟“ میکاہ 6:8

یہ عہد - بریت - خدا اور یہودی قوم کے درمیان کبھی بھی مراعات دینے کے لیے نہیں تھا، بلکہ اخلاقی ذمہ داری کا تقاضا کرتا تھا۔ چنانچہ ہونا اس کا مطلب ہے کہ ایک اعلیٰ اخلاقی معیار پر پابند ہونا، قوموں کے لیے روشنی بننا۔

”میں، خداوند، نے تمہیں انصاف میں بلایا ہے... میں تمہیں لوگوں کے لیے عہد بناؤں گا، قوموں کے لیے روشنی۔“ یسعیاہ 42:6

تاریخی طور پر، یہودی، عیسائی اور مسلمان مقدس سرزمین میں ایک ساتھ رہتے تھے، اکثر باہمی احترام اور مشترکہ عقیدت کے ساتھ۔ یہودیت نے ہمیشہ محبت، معافی اور دوسروں کے لیے ہمدردی پر زور دیا ہے:

”تم بدلہ نہیں لو گے اور نہ ہی کینہ رکھو گے... بلکہ اپنے پڑوسی سے اپنے جیسا پیار کرو گے۔“ اجبار 19:18

## صیہونیت: ایک سیاسی بدعت

اس کے برعکس، صیہونیت یہودیت کا تسلسل نہیں ہے، بلکہ ایک قوم پرست اور نوآبادیاتی نظریہ ہے جو 19 ویں صدی کے یورپ میں ابھرا۔ یہ تورات کے اقدار پر مبنی نہیں تھا، بلکہ خون، مٹی اور برتری کے سیکولر افسانوں پر قائم تھا، اور اس نے ایک مذہبی ورثے پر سیاسی ایجنڈا مسلط کیا۔ جیسا کہ اسرائیل کے پہلے وزیر اعظم ڈیوڈ بن گوریون نے اعلان کیا:

”ہمیں عربوں کو ملک بدر کرنا ہوگا اور ان کی جگہ لینے ہوگی... اور اگر ہمیں طاقت استعمال کرنی پڑے... ہمارے پاس طاقت موجود ہے۔“

جہاں یہودیت رحم کی تعلیم دیتی ہے، وہاں صیہونیت نے بے دخلی، نسل پرستی اور بے رحم تشدد کو جنم دیا۔ اس نے مقدس سرزمین کو میدان جنگ میں تبدیل کر دیا، اس کی تقدیس کو ناپاک کیا اور یہودی روایت کے اخلاقی دل سے غداری کی۔ اسرائیل کی ریاست بائبل اسرائیل نہیں ہے۔ یہ ایک جدید ایجاد ہے، ایک سیکولر ریاست جس کی پالیسیاں اکثر انبیاء کی تعلیمات کو چیلنج کرتی ہیں۔

”تم غیر ملکی کو ظلم نہیں کرو گے، کیونکہ تم مصر کی سرزمین میں غیر ملکی تھے۔“ خروج 23:9

## آبادکاروں کا تشدد: تورات کی بے حرمتی

شاید کوئی عمل یہودیت اور صیہونیت کے درمیان کی خلیج کو اسرائیلی آبادکاروں کے تشدد سے زیادہ واضح طور پر نہیں دکھاتا۔ غیر قانونی بستیوں کو وسعت دینے میں، انہوں نے فلسطینیوں کو منظم طور پر بے دخل کیا ہے۔ فصلیں جلائیں، قدیم زیتون کے درختوں کو اکھاڑ پھینکا، کنوؤں کو کنکریٹ سے بھر دیا اور خاندانوں کو دہشت زدہ کیا۔

”جب تم کسی شہر کا محاصرہ کرو... اس کے درختوں کو تباہ نہ کرو... کیا درخت انسان ہیں کہ تم ان کا محاصرہ کرو؟“

استثنا 20:19

یہ عہد کے لوگوں کے اعمال نہیں ہیں۔ یہ ایک ایسی قوم کے اعمال ہیں جو طاقت سے نشے میں ہے اور اس اخلاقی تباہی کے لیے اندھی ہے جو وہ بوتی ہے۔

## انتظامی حراست اور غزہ پر محاصرہ

ایک اور جرم جو یہودی اخلاقیات کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرتا ہے وہ اسرائیل کی جانب سے انتظامی حراست کا استعمال ہے۔ فلسطینیوں، بشمول بچوں، کو بغیر کسی الزام یا مقدمے کے قید کرنا۔ حراست میں رکھے گئے افراد کو غیر انسانی حالات میں رکھا جاتا ہے، باقاعدہ طور پر ذلت، بھوک، بیماری اور تشدد کا شکار بنایا جاتا ہے۔ متعدد رپورٹس نے جنسی تشدد کے استعمال کو دستاویزی شکل دی ہے، جس میں اشیاء کے ساتھ زبردستی داخل ہونے سے لے کر اجتماعی عصمت دری تک شامل ہے۔ قیدیوں کو ہر قسم کی رابطے سے کاٹ دیا جاتا ہے، جس سے ان کے خاندان عذاب میں رہتے ہیں، اکثر یہ نہیں جانتے کہ ان کے

یہاں تک کہ بین الاقوامی ریڈ کراس کمیٹی کو بھی کئی فوجی حراستی سہولیات تک رسائی سے محروم کر دیا گیا ہے، اور حراست میں اموات غیر معمولی نہیں ہیں۔

”اگر تمہارا دشمن بھوکا ہے، اسے کھانے کے لیے روٹی دو، اور اگر وہ پیاسا ہے، اسے پینے کے لیے پانی دو۔“

امثال 25:21-22

اکتوبر 2023 سے، اسرائیل نے اس ظلم کو بے مثال سطحوں تک بڑھا دیا ہے، انتظامی بھوک کے منطق کو غزہ کی پوری آبادی - دو ملین انسانوں - تک پھیلا کر۔

”میں نے غزہ کی پٹی پر مکمل محاصرے کا حکم دیا ہے... نہ بجلی، نہ کھانا، نہ ایندھن... ہم انسانی جانوروں سے لڑ

رہے ہیں۔“ یو آو گالنت، اسرائیل کے وزیر دفاع، 9 اکتوبر 2023

”غزہ میں ایک بھی گندم کا دانہ نہیں جائے گا۔“ بیزال سموٹرچ، 2 مارچ 2025

یہ سیکورٹی پالیسی نہیں ہے۔ یہ دفاع نہیں ہے۔ یہ اجتماعی سزا ہے۔ بین الاقوامی قانون کے تحت ایک جنگی جرم، اور تورات کے تحت ایک اخلاقی گناہ ونا عمل۔

یہودیت دشمنوں کے ساتھ بھی رحم کا حکم دیتی ہے۔ اسرائیل جو کر رہا ہے وہ نہ صرف غیر قانونی ہے۔ یہ ایک کفر ہے۔

## بتسلم ایلو ہمیم: خدا کی صورت میں

یہودیت سکھاتی ہے کہ تمام انسان، قطع نظر ان کی نسل، مذہب یا قومیت کے، الہی صورت میں بنائے گئے ہیں۔ بتسلم ایلو ہمیم۔

”اور خدا نے انسان کو اپنی صورت میں بنایا... نر اور مادہ، اس نے انہیں بنایا۔“ پیدائش 1:27

فلسطینیوں کو غیر انسانی بنانا، انہیں کیڑوں، جانوروں یا نیم انسانوں کے طور پر بیان کرنا، اس الہی صورت کو ناپاک کرنا ہے۔ یہ چیلول ہاشم ہے۔ خدا کے نام کی بے حرمتی۔

”فلسطینی دو پاؤں پر چلنے والے جانور ہیں۔“ میناخم بیگن، اسرائیل کے وزیر اعظم، 1982

”فلسطینی جانوروں کی طرح ہیں، وہ انسان نہیں ہیں۔“ ایلی بن داہان، نائب وزیر دفاع، 2013

”ہم انسانی جانوروں سے لڑ رہے ہیں۔“ یو آو گالنت، 2023

ایسی بیان بازی نہ صرف انسانی تاریخ کے تاریک ترین ابواب سے نسل کشی کی زبان کی بازگشت کرتی ہے۔ یہ یہودیت کے اخلاقی بنیاد سے براہ راست متصادم ہے۔

## پکوآخ نفس: زندگی کی اعلیٰ قدر

”تم میرے احکام کو مانو گے... جنہیں انسان کرے گا اور ان کے ذریعے زندہ رہے گا۔“ اجار 5:18

پکوآخ نفس کا حکم۔ ایک زندگی بچانا۔ یہودیت میں تقریباً ہر دوسرے حکم پر غالب ہے۔ دوسروں کو قتل کرنا، بھوکا رکھنا یا تشدد کرنا، جبکہ یہ دعویٰ کرنا کہ خدا کے نام پر عمل کیا جا رہا ہے، سب سے بڑا کفر ہے۔

”جو ایک بھی جان کو تباہ کرتا ہے، اسے ایسا سمجھا جاتا ہے جیسے اس نے پوری دنیا کو تباہ کر دیا۔“ سنہدرین

4:5

لھروں کو بلڈوزر سے مسمار کرنا، پناہ گزین کیمپوں پر بمباری کرنا، امدادی کارکنوں پر گولی چلانا اور بچوں کو پیاس سے مرنے دینا، جبکہ الہی منظوری کا دعویٰ کرنا، نہ صرف چیلول ہاشم ہے۔ یہ بت پرستی ہے۔

## صیہونیت بت پرستی کے طور پر

”جو کہتا ہے، یہ کھیت یروشلیم جتنا مقدس ہے، اس نے جھوٹا تقدیس کیا ہے۔“ مشناہ نیدریم 3:3

صیہونیت نے اسرائیل کی سرزمین کو ایک مقدس ذمہ داری سے سونے کے بچھڑے میں بدل دیا ہے۔ اس نے ریاستیت اور طاقت کو زندگی اور انصاف پر ترجیح دی ہے۔ یہ سب سے خطرناک شکل میں بت پرستی ہے۔

”تمہارے پاس میرے علاوہ کوئی اور خدا نہیں ہوگا... تم ان کے سامنے جھکو گے اور نہ ان کی خدمت کرو

گے۔“ استثنا 7:5-9

جب زمین اور خون کی محبت پڑوسی کی محبت پر غالب آجاتی ہے، تو عہد ٹوٹ جاتا ہے۔

## یہودیوں کا اخلاقی فرض: ایمان کو نجات دینا

دنیا بھر کے یہودیوں کا مذہبی اور اخلاقی فرض ہے کہ وہ بولیں۔ خاموش رہنا۔ یہودیت کے تقدیس کو خود ہی شریک ہونے کے مترادف ہے۔

”شر کو ترک کرو، نیکی کرنا سیکھو؛ انصاف کی تلاش کرو، ظلم کو درست کرو۔“ یسعیاہ 1:16-17

”انصاف پانی کی طرح ہے اور صداقت ایک ہمیشہ بہنے والی ندی کی طرح۔“ عاموس 5:24

”جو ایک جان بچاتا ہے، اسے ایسا سمجھا جاتا ہے جیسے اس نے پوری دنیا کو بچا لیا۔“ سنیہدرین 4:5

یہودیت کی روح کو نجات دینے کے لیے، یہودیوں کو اپنے ایمان کے اخلاقی جوہر کو دوبارہ حاصل کرنا ہوگا۔ اور ظالموں کے ساتھ نہیں، بلکہ مظلوموں کے ساتھ کھڑا ہونا ہوگا۔

## اسرائیل اور اس کے حامیوں کے لیے ایک انتباہ

غزہ کی مٹی بے گناہ خون سے سیراب ہے۔ اور ہائیل کی پکار کی طرح، یہ فیصلے کے لیے آسمانوں کی طرف اٹھتی ہے۔

”تم نے کیا کیا؟ تیرے بھائی کے خون کی آواز زمین سے میری طرف پکار رہی ہے۔“ پیدائش 4:10

تم یہود دشمنی کے الزام کو ناقدین کو خاموش کرنے کے لیے ہتھیار کے طور پر استعمال کر سکتے ہو۔ تم زمین پر انصاف سے بچ سکتے ہو۔ لیکن تم اس الہی حساب سے نہیں چھپ سکتے جو ان لوگوں کا انتظار کرتا ہے جو اس کے عہد کا مذاق اڑاتے ہیں اور اس کے نام کو ناپاک کرتے ہیں۔

”جو انسان کا خون بہاتا ہے، اس کا خون انسان کے ہاتھوں بہایا جائے گا، کیونکہ خدا نے انسان کو اپنی

صورت میں بنایا۔“ پیدائش 9:6

”اگر تم میری بات نہ مانو گے... میں تمہیں قوموں میں بکھر دوں گا اور تمہارے پیچھے تلوار کھینچوں گا۔“ اجبار

عہد کبھی بھی قاتلوں کے لیے ڈھال نہیں تھا۔ یہ انصاف کا مطالبہ تھا۔ اس کے ساتھ غداری کرو، اور تم الہی احسان کو نہیں،  
بلکہ الہی غضب کو دعوت دیتے ہو۔